سوال

خاوند بیوی سے دخول نہیں کرسکا اور بیوی بھی خاوند کو نہیں چاہتی کیا وہ خلع کرلے اور مہر اوراخراجات کا مطالبہ کرے ؟

جواب

الحمد للہ

جب نکاح ہوجائے اورخاوند بیوی کواپنے گھرلے جانا چاہتا ہو تو بیوی کواس کے ساتھ خاوند کے گھرجانا لازم ہے اوراس کےلیے خاوند سےاپنے آپ کوروکنا اورمنع کرنا حرام ہوجاتا ہے

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب آدمی اپنی بیوی کواپنے بستر پر بلائے اوروہ آنے سے انکارکردے اورخاونداس پرناراضگی کی حالت میں رات بسر کرے توصبح ہونےتک فرشتے بیوی پرلعنت کرتےرہتےہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح مسلم حدیث نمبر (176) .

اوراگر بیوی خاوند کوناپسند کرتی ہے ، اوراس کا دل خاوند کے ساتھ رہنے پر نہیں چاہتا تواللہ تعالی نے اس کی اس سے نکلنے کی راہ بنائی ہے ، اوروہ یہ کہ بیوی خاوند سے خلع طلب کرے اورخاوند کا دیا ہوا مہر واپس کردے ، تواس صورت میں خاوند کو یہ خلع قبول کرنے اوراسے جدا کرنے کا حکم دیا جا ئیگا

کیونکہ بخاری شریف میں حدیث مروی ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

"ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اورعرض کرنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ تو دین میں کوئی عیب لگاتی ہوں اورنہ ہی اخلاق میں ، لیکن میں اسلام میں کفرناپسند کرتی ہوں "

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تم اس کا باغ واپس کرتی ہو ؟

تواس نے کہا : : جی ہاں

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم اپنا باغ قبول کرلو اوراسے ایک طلاق دے دو

صحیح بخاری حدیث نمبر (5273).

اور ابن ماجہ میں ہے :

"میں اس سے بغض کرتے ہوئے اس کی طاقت نہیں رکھتی"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2056) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور مہر سے زیادہ رقم کی ادائیگی کرنے پر بھی خلع ہو سکتا ہے جب خاوند اور بیوی آپس میں اس پر راضی ہوں جمہور اہل علم کا قول یہی ہے، اور ابو حنیفہ مالک شافعی رحمھم اللہ کا بھی یہی قول ہے اور امام احمد کا بھی مذہب یہی ہے لیکن ان کے ہاں مکروہ اور صحیح دونوں روایتیں ہیں

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خاوند کےلیے جائز نہیں کہ وہ بیوی کو دیےگئے سے یادہ واپس لے"

یہ قول مہر سے زیادہ میں خلع کرنے کے صحیح ہونے کی دلیل ہے، اور اگر دونوں خاوند اور بیوی کسی چیز پر خلع کرنے میں تیار ہوں تو یہ جائز ہے، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے

عثمان اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عکرمہ و مجاہد اور قبیصہ بن ذؤیب اور نخعی مالک شافعی اور اصحاب الرائے سے یہی مروی ہے

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اس لیے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں البقرۃ (229).

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"میں نے اپنے خاوند سے اپنے سر کو باندھنے والے سے بھی کم میں خلع کیا" تو عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے جائز قرار دیا، اور اس طرح کا معاملہ مشہور ہوتا ہے لیکن پھر بھی کسی نے اس کا انکار نہیں کیا تو اس طرح یہ اجماع بن گیا اور علی رضی اللہ تعالی عنہ سے اس کی مخالفت صحیح ثابت نہیں ہے

جب یہ ثابت ہو گیا تو پھر اخاوند کےلیے جائز نہیں کہ اس نے جو بیوی کو دیا ہے خلع کی صورت میں اس سے زائد لے سعید بن مسیب اور حسن، شعبی اور حکم اور حماد، اسحاق اور ابو عبید کا قول بھی یہی ہے، لیکن اگر وہ ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہونے کے باوجود جائز ہو گا، لیکن امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہ اللہ اسے مکروہ نہیں کہتے، امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں :

میں اب تک یہی سنتا رہا ہوں کہ مہر سے زیادہ دے کر خلع کرنا جائز ہے" انتہی مختصرا

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (247/7).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور حنبلی مسلک میں مشہور یہی ہے کہ جواز اور ممانعت میں درمیانی راہ اختیار کیا جائے ان کا کہنا ہے کہ : خاوند نے جو بیوی کو دیا ہے اس سے زیادہ طلب کرنا مکروہ ہے، اور انسان کو اللہ کا تقوی و ڈر اختیار کرنا چاہیے، اگر عورت کی جانب سے غلطی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ خاوند جو چاہے طلب کرے، لیکن اگر غلطی اور کوتاہی خاوند میں ہو، اور اس کوتاہی کی وجہ سے اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو پھر اسے کچھ تخفیف کرنی چاہیے اور اس پر ہی اکتفا کر لے جو آسانی سے میسر ہو

پھر یہاں غنی ومالدار اور فقیر وتنگ دست عورت میں بھی فرق ہے، اس کا بھی خاوند کو خیال رکھنا چاہیے " انتھی

دیکھیں : لقاء الباب المفتوح (25/8).

اس بنا پر آپ کے بھائی کے لیے مہر اور اس نے تقریب پر جو اخراجات کیے ہیں طلب کرنا جائز ہیں، خاص کر اگر عورت مالدار ہے، اور اگر وہ اس میں کچھ کمی کرے اور معاف کر دے تو یہ بہتر ہے

یہاں ہم ایک تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ عقد نکاح کے بعد والی مدت کو منگنی کا نام نہیں دیا جاتا بلکہ یہ عقد نکاح کا عرصہ شمار ہوتا ہے

والله اعلم